۱۷۔ ریل کا سفر

سیّد ضمیر جعفری

پہلی بات : دور دراز کے کسی شہر تک پہنچنا ہو اور وہاں جانے کے لیے بس، ریل اور ہوائی جہاز کی سہولتیں موجود ہوں تو آپ ان میں سے کون سا ذریعہ اختیار کریں گے؟ ان میں سب سے بہتر ہوائی جہاز ہے مگر اس کا کرایہ بہت زیادہ ہوتا ہے۔ اس کے برعکس بس کے سفر میں وقت بہت لگتا ہے اور دِقّتیں بھی بہت ہیں۔ اسی لیے اکثر لوگ ریل کے سفر کو ترجیح دیتے ہیں۔ کرایہ کم اور دیگر سہولتوں کے سبب ریل گاڑی میں لوگوں کی زبردست بھیڑ ہو جاتی ہے۔ ذیل کی نظم میں اسی بات کو شاعر نے مزاحیہ انداز میں پیش کیا ہے۔

جان پہچان : سیّد ضمیر جعفری یکم جنوری ۱۹۱۶ء کو پیدا ہوئے۔ انھوں نے پنجاب یونیورسٹی (پاکستان) سے گریجویشن کے بعد سرکاری ملازمت اختیار کی۔ ترقی کر کے میجر کے عہدے پر فائز ہوئے۔ انھوں نے سماج میں پائے جانے والے مسائل کا گہرا مشاہدہ کر کے انھیں طنز کا نشانہ بنایا اور ایک مزاح نگار شاعر کی حیثیت سے مقبولیت حاصل کی۔ 'مافی الضمیر' اور 'نشاطِ طبع' ان کے شعری مجموعے ہیں۔ ۱۶؍ مئی ۱۹۹۹ء کو ان کا انتقال ہوا۔

نہ گنجائش کو دیکھ اس میں ، نہ تو مردُم شماری کر
لنگوٹی کَس ، خدا کا نام لے ، گُھس جا ، سواری کر
عبث گننے کی یہ کوشش کہ ہیں کتنے نُفوس اِس میں
کہ نکلے گا ذرا تو دیکھ ، تیرا بھی جلوس اِس میں
وہ کھڑکی سے کسی نے مورچہ بندوں کو للکارا
پھر اپنے سر کا گٹھّر دوسروں کے سر پہ دے مارا
یہ سارے کھیت کے گنّے کٹا لایا ہے ڈبّے میں
وہ گھر کی چارپائی تک اُٹھا لایا ہے ڈبّے میں

وہ اِک رسّی میں پورا لاؤ لشکر باندھ لائے ہیں
یہ بستر میں ہزاروں تیر و نشتر باندھ لائے ہیں
صراحی سے گھڑا ، روٹی سے دسترخوان لڑتا ہے
مسافر خود نہیں لڑتا مگر سامان لڑتا ہے
وہ حضرت جو عوام النّاس میں گُھل مِل کے بیٹھے ہیں
رضائی میں وہ یوں بیٹھے ہیں گویا سِل کے بیٹھے ہیں
وہ آ پہنچا کوئی چمٹا بجا کر مانگنے والا
بہت مقبول ہے لوگوں میں گا کر مانگنے والا
بہم یوں گفتگو میں آشنائی ہوتی جاتی ہے
لڑائی ہوتی جاتی ہے ، صفائی ہوتی جاتی ہے

خلاصۂ کلام: اس نظم میں شاعر ایک مسافر سے مخاطب ہے۔ اسے ریل کے سفر سے متعلق ہدایات دیتے ہوئے ریل کے عجیب وغریب حالات پر طنزیہ انداز میں تبصرہ کر رہا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ ریل کے ڈبے میں کتنے لوگ ہیں، انھیں گننے کی کوشش بے کار ہے۔ بھیڑ کا خیال کیے بغیر بس خدا کا نام لے کر ریل میں سوار ہو جانا چاہیے۔ بھیڑ نے جلوس کی شکل اختیار کر لی ہے۔ ریل میں سوار مسافروں میں سے کسی مسافر نے آپس میں لڑنے والوں کو للکارا تو کسی نے اپنا بوجھ دوسرے مسافر کے سر پر دے مارا۔ مسافر ریل کے ڈبے میں عجیب وغریب چیزیں مثلاً چارپائی، گنّے، صراحی، گھڑا وغیرہ سامان لے کر داخل ہو گئے ہیں۔ مزید منظر کشی کرتے ہوئے شاعر کہتا ہے کہ کوئی اپنی رضائی میں اس طرح دبک کر بیٹھا ہے جیسے اسے وہیں سی دیا گیا ہو۔ اسی بھیڑ میں ایک بہت ہی مقبول فقیر چمٹا بجا کر اور گا کر بھیک مانگ رہا ہے۔ سفر کے دوران ان تمام مسافروں کا آپس میں تعارف ہوتا ہے، نوک جھونک بھی ہوتی ہے اور آخر میں صلح صفائی بھی ہو جاتی ہے۔ شاعر نے اسی کا نقشہ بڑی خوبصورتی سے کھینچا ہے۔

معنی واشارات

مردُم شماری	–	لوگوں کو گننا	
عبث	–	بے کار، بے وجہ	
نفوس	–	نفس کی جمع، لوگ	
مورچہ بند	–	لڑائی کے لیے تیار لوگ	
تیر و نشتر	–	مراد ایسا سامان جس سے زخمی ہونے کا ڈر ہو	
بہم	–	آپس میں	
آشنائی	–	جان پہچان	
عوام النّاس	–	عام لوگ	

مشق

✤ **ایک جملے میں جواب لکھیے:**

۱۔ لوگ ریل گاڑی سے سفر کرنا کیوں پسند کرتے ہیں؟

۲۔ شاعر نے کس حیثیت سے مقبولیت حاصل کی؟

۳۔ پہلے شعر میں شاعر مسافر کو کیا مشورہ دے رہا ہے؟

۴۔ اس نظم کے دوسرے شعر میں 'جلوس نکلنے' سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

۵۔ ایک مسافر گھر کی کیا چیز ریل کے ڈبّے میں لے آیا تھا؟

۶۔ رضائی میں بیٹھے ہوئے مسافروں کا حال کس طرح بیان کیا گیا ہے؟

۷۔ کون سا مانگنے والا لوگوں میں مقبول ہے؟

تلاش وجستجو

✤ **نظم کی مدد سے صحیح جواب کی نشاندہی کیجیے:**

۱۔ شاعر کے مطابق شمار کرنا فضول ہے:
(الف) ریل کے ڈبّے
(ب) ریل کی سیٹیں
(ج) نفوس
(د) سامان

۲۔ ایک مسافر نے کھڑکی سے للکارا:
(الف) مسافروں کو
(ب) مردوں کو
(ج) مورچہ بندوں کو
(د) ڈرائیور کو

۳۔ کوئی مسافر ریل میں کھیت سے :

(الف) سارے گنّے کاٹ لایا ہے
(ب) آدھی فصل کاٹ لایا ہے
(ج) تہائی جوار کاٹ لایا ہے
(د) چوتھائی باجرا کاٹ لایا ہے

۴۔ بھیڑ میں صراحی سے :

(الف) پانی لڑتا ہے
(ب) گلاس لڑتا ہے
(ج) پیالہ لڑتا ہے
(د) گھڑا لڑتا ہے

۵۔ ریل کے سفر میں روٹی سے :

(الف) سالن لڑتا ہے
(ب) پانی لڑتا ہے
(ج) پلیٹ لڑتی ہے
(د) دسترخوان لڑتا ہے

۶۔ رضائی میں مسافر ایسے بیٹھا ہے جیسے :

(الف) گھر میں بیٹھا ہو
(ب) سِل کے بیٹھا ہو
(ج) دبک کے بیٹھا ہو
(د) ڈر کے بیٹھا ہو

۷۔ آپسی گفتگو سے :

(الف) لڑائی ہوتی ہے
(ب) آشنائی ہوتی ہے
(ج) بحث ہوتی ہے
(د) تلخی ہوتی ہے

۸۔ لڑائی ہونے سے :

(الف) صفائی ہوتی جاتی ہے
(ب) کمائی ہوتی جاتی ہے
(ج) ہاتھا پائی ہوتی جاتی ہے
(د) پریشانی ہوتی جاتی ہے

✤ نظم کے مطابق صحیح اور غلط کی نشاندہی کیجیے :

۱۔ مانگنے والا ڈھولکی بجا رہا تھا۔
۲۔ ایک مسافر نے اپنا بیگ دوسرے کے سر پر دے مارا۔
۳۔ ایک مسافر رسّی میں پورا لاؤ لشکر باندھ لایا تھا۔
۴۔ ریل میں سوار ہونے سے پہلے مسافروں کی مردم شماری کر لینا چاہیے۔
۵۔ گا کر بھیک مانگنے والا لوگوں میں بہت مقبول ہے۔

زورِ قلم

ریل کے ذریعے کیے گئے اپنے کسی سفر کا احوال پندرہ سطروں میں لکھیے۔

سرگرمی/منصوبہ :

اپنے ملک میں چلنے والی چند ریل گاڑیوں کے نام لکھیے۔

اضافی معلومات

جب انسان نے پڑھنا سیکھا تب ہی سے علم کی دولت مختلف شکلوں میں آنے والی نسلوں تک منتقل کرنے کا سلسلہ جاری ہے۔ پہلے لوگوں کا حافظہ قابلِ تعریف ہوا کرتا تھا۔ وہ جو کچھ سنتے ان کے دل و دماغ میں محفوظ ہو جاتا۔ پھر وہ یہی علم سینہ بہ سینہ آنے والی نسلوں کو منتقل کرنے لگے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ علم کو محفوظ کرنے کے طریقے بھی ترقی پاتے گئے۔ کتابیں پہلے پتوں پر لکھی جاتی تھیں۔ پھر کاغذ کی ایجاد نے چھوٹی بڑی کتابوں کی صورت میں علم کے خزانے کے ڈھیر لگا دیے۔

سائنس نے مزید ترقی کی اور انٹرنیٹ ایجاد ہوا تو اسے معلومات کے تبادلے اور علم جمع کرنے کے ذریعے کے طور پر استعمال کیا جانے لگا۔ لوگوں نے انٹرنیٹ سے فائدہ اُٹھانے کے نئے نئے طریقے ایجاد کیے۔ اب انٹرنیٹ کو معلومات کا خزانہ تسلیم کیا جانے لگا ہے۔ کتابوں کی بہ نسبت لوگوں کا انٹرنیٹ پر انحصار بڑھ گیا ہے۔ انٹرنیٹ پر تقریباً ایک ہزار کروڑ ایسی ویب سائٹس موجود ہیں

جو عام انسان کی پہنچ میں ہیں جن میں ایک اندازے کے مطابق تعلیمی مواد رکھنے والی ویب سائٹس دس فیصد ہیں۔ لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ بعض ویب سائٹ کی اوسط عمر پانچ سات دن سے زیادہ نہیں ہوتی۔ انٹرنیٹ پر گوگل ایک سرچ سائٹ ہے جس کو سب سے بڑا سرچ انجن تصور کیا جاتا ہے۔ انٹرنیٹ پر کوئی بھی شخص ذاتی ویب سائٹ بنا کر اس پر اپنی مرضی کے مطابق معلومات فراہم کر سکتا ہے اور اس معلومات کو جانچنے یا پرکھنے کا کوئی مستقل پیمانہ موجود نہیں ہے۔ اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ انٹرنیٹ بالکل ہی بے کار شے ہے۔ انٹرنیٹ کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ آپ کو مطلوبہ معلومات تلاش کرنے میں زیادہ وقت نہیں لگتا اور تازہ ترین معلومات فوراً دستیاب ہوجاتی ہے۔ انٹرنیٹ پر چوبیس گھنٹے معلومات دستیاب ہے۔

اساتذہ درج بالا معلومات کی طرح مواصلات کی جدید ٹکنالوجی سے متعلق مزید معلومات طلبہ کو فراہم کریں۔

عبارت آموزی

درج ذیل نظم پڑھ کر نیچے دیے ہوئے سوالوں کے جواب لکھیے۔

پھر چلی ہے ریل اسٹیشن سے لہراتی ہوئی
نیم شب کی خاموشی میں زیر لب گاتی ہوئی

ڈگمگاتی ، جھومتی ، سیٹی بجاتی ، کھیلتی
وادی و کہسار کی ٹھنڈی ہوا کھاتی ہوئی

تیز جھونکوں میں وہ چھم چھم کا سرودِ دلنشیں
آندھیوں میں مینہ برسنے کی صدا آتی ہوئی

رات کی تاریکیوں میں جھلملاتی کانپتی
پٹریوں پر دور تک سیماب چھلکاتی ہوئی

پیش کرتی بیچ ندی میں چراغاں کا سماں
ساحلوں پر ریت کے ذرّوں کو چمکاتی ہوئی

تیزیِ رفتار کے سکّے جماتی جابجا
دشت و در میں زندگی کی لہر دوڑاتی ہوئی

سوالات :

۱۔ ریل اسٹیشن سے کس طرح جا رہی ہے؟
۲۔ آندھیوں میں کس کی صدا آ رہی ہے؟
۳۔ رات کی تاریکی میں انجن کی روشنی سے پٹریاں کیسی نظر آ رہی ہیں؟
۴۔ ندی میں کیا منظر نظر آتا ہے؟
۵۔ ریل کس میں زندگی کی لہر دوڑاتی ہے؟

آئیے! کر کے دیکھیں۔

مناسب لفظ کی مدد سے کہاوت مکمل کیجیے :

۱۔ .... تلے اندھیرا
(چراغ / درخت / دیوار)

۲۔ حلوائی کی .... پر داداجی کی فاتحہ
(قبر / دکان / میّت)

۳۔ ایک انار .... بیمار
(سو / پچاس / ہزار)

۴۔ بوڑھی گھوڑی .... لگام
(سفید / کالی / لال)

۵۔ ایک انڈا وہ بھی ....
(ٹھنڈا / گندہ / پھوٹا)

۶۔ بد اچھا .... بُرا
(پرنام / بدنام / خوش نام)

۷۔ جتنے منہ اتنی ....
(راتیں / لاتیں / باتیں)

۸۔ خدا گنجے کو .... نہیں دیتا
(صابن / ناخن / جامن)

۹۔ خس کم جہاں ....
(صاف / پاک / خاک)